© rasailojaraid.com

نفلی نماز کے احکام و مسائل

ابو اُمامہ نوید احمد بشار........مدرس جامعہ علوم اثریہ جہلم

مومن کی عبادت کا مقصد قربِ خداوندی ہے، کتنا خوش نصیب ہے وہ..... جسے قرب الٰہی نصیب ہو جائے، ایسا شخص دُنیا وآخرت میں سرخرو ہو جاتا ہے، دُنیاوی رفعتیں، عزتیں اور بلندیاں اس کا مقدر ٹھہرتی ہیں، آخرت میں جنت کی نعمتیں اس کی منتظر ہیں، روزِ محشر اور عذاب قبر کی سختیوں سے محفوظ رہے گا، یوم حساب جہنم سے آزادی کا پروانہ اور جنت میں داخلے کا اجازت نامہ ہاتھ میں تھما دیا جائے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے اپنا محبوب بنا لیتے ہیں، مخلوق خدا بھی اس سے محبت کرنے لگتی ہے۔

دنیا میں کتنے ہی ایسے بدنصیب دندناتے پھر رہے ہیں، جنہیں بادشاہوں، وزیروں اور دیگر صاحبِ مقام لوگوں کے قرب پر ناز ہوتا ہے، اس جھوٹی، عارضی اور بے وفا شان وشوکت پر اُتراتے ہیں، لوگوں پر اس کی بہ دولت فخر کرتے ہیں، تکبر کی چادر اوڑھ لیتے ہیں، جاہل لوگ بھی ان سے مانوس ہو جاتے ہیں۔ لیکن اہل ایمان! تصور میں جا کر سوچیں، محبت الٰہی میں ڈوب کر غور کریں کہ اس بندے کی شان ومنزلت کے کیا کہنے.....؟ جسے بادشاہوں کے بادشاہ کا قرب حاصل ہو جائے، مالکِ عرض و سما اپنا محبوب بنا لے۔

اُمت کے لیے حریص اور خیر خواہ ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ نے کچھ ایسے زینوں کا تذکرہ کیا ہے، جو قرب الٰہی کی منزل تک پہنچنے کے لیے مددگار ثابت ہو سکتے ہیں، ان میں ایک اہم زینہ نفلی نماز ہے، نبی کریم ﷺ خود بھی اس کا بہت اہتمام فرمایا کرتے، رات کو لمبا ترین قیام کرتے، دن کے مختلف حصوں میں اسے بجالاتے، صحابہ کرام کو اس کی ترغیب دلاتے، اہل خانہ کی اس بارے میں رہنمائی فرماتے، سلف صالحین نے بھی اپنے توشۂ آخرت میں نفلی نماز کا بڑا حصہ شامل کیا۔

دن رات کے مختلف اوقات میں نبی کریم ﷺ کی نفلی نمازیں ہمارے لیے ''مسنون نفلی نمازوں'' کا درجہ رکھتی ہیں۔ نفلی نماز ہی کے بارے میں آنے والی سطور میں چند گزارشات کی جا رہی ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

گھر میں نوافل ادا کرنا

مَردوں کے لئے گھر میں نوافل ادا کرنا مسجد کی بہ نسبت زیادہ بہتر ہے، نبی کریم ﷺ نے اپنے قول وعمل سے اس کی خوب ترغیب دلائی ہے۔ اس میں سب سے بڑی حکمت اور فائدہ یہ ہے کہ یہ سنت رسول ہے جو کہ اللہ رب العلمین کی رضا کا باعث ہے، نیز گھروں میں خیر و برکت نازل ہوتی ہے، گھر آباد و شاد رہتے ہیں۔ شر اور شیطانی اثرات ختم ہو جاتے ہیں، گھر میں سنتوں اور دیگر نوافل کی ادائیگی اندرونی اور بیرونی نقصانات اور پریشانیوں کے مداوا کے لیے اکسیر ہیں، گھر سکون کا باعث ہوتے ہیں، کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جو اس سکون سے محروم ہیں، وہ اس نعمت کو حاصل کرنے کے لیے چوکوں، چوراہوں، پارکوں اور بازاروں کا رُخ کرتے ہیں، اگر گھروں کو عبادت الٰہی سے آباد رکھا جائے تو یقیناً وہ آسودگی اور عافیت کی آماجگاہیں بن جائیں گے، نیز گھروں کو ایسی چیزوں سے پاک رکھنا چاہیے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی ناراضگی کا باعث بنیں، نیز ایسا کرنے میں ریاکاری اور دکھاوے کے احتمالات بہت کم رہ جاتے ہیں۔ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: 'مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِي يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيهِ، وَالْبَيْتِ الَّذِي لَا يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيهِ، مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ،'' ''جس گھر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے اور جس میں ذکر الٰہی نہ کیا جائے، دونوں کی مثال زندہ اور مردہ کی مانند ہے۔'' (صحیح مسلم: 779)

1. سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: 'إِذَا قَضَى أَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِهِ، فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيبًا مِنْ صَلَاتِهِ، فَإِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا'' ''جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں (فرض) نماز ادا کرے تو وہ اس کا کچھ حصہ (نوافل) گھر میں بھی ادا کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نماز کی وجہ سے اس کے گھر میں خیر و برکت نازل فرمائے گا۔'' (صحیح مسلم: 778)

2. سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: 'فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ، فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ'' ''اے لوگو! اپنے گھروں میں (نفل) نماز ادا کیا کرو، بلاشبہ فرض نماز کے علاوہ آدمی کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے۔''

(صحیح البخاری: 731، صحیح مسلم: 781)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صحیح مسلم (۷۸۱) کی روایت کے یہ الفاظ ہیں: 'فَعَلَیْکُمْ بِالصَّلَاۃِ فِی بُیُوتِکُمْ، فَإِنَّ خَیْرَ صَلَاۃِ الْمَرْءِ فِی بَیْتِهِ إِلَّا الصَّلَاۃَ الْمَکْتُوبَةَ'' اپنے گھروں میں نماز ضرور ادا کیا کرو، بلاشبہ فرض نماز کے علاوہ آدمی کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا سب سے بہتر ہے۔''

3 سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اجعَلُوا فِی بُیُوتِکُمْ مِنْ صَلَاتِکُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا '' اپنی نمازوں کا کچھ حصہ گھروں میں ادا کیا کرو اور انہیں قبرستان مت بناؤ۔''

(صحیح البخاری:432، صحیح مسلم:777)

4 سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی مَسْجِدِ بَنِی عَبْدِ الْأَشْهَلِ الْمَغْرِبَ، فَقَامَ نَاسٌ یَتَنَفَّلُونَ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: عَلَیْکُمْ بِهٰذِهِ الصَّلَاۃِ فِی الْبُیُوتِ '' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو اشہل کی مسجد میں نمازِ مغرب ادا کی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو ان لوگوں کو نفل نماز پڑھتے دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ (نوافل وغیرہ) تو گھروں کی نماز ہے۔''

(سنن أبی داود:1300، سنن النسائی:1600، سنن الترمذی:604، وسندہٗ حسنٌ)

5 اس روایت کا ایک شاہد سیدنا محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے آتا ہے، بیان کرتے ہیں: 'أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّی بِنَا الْمَغْرِبَ فِی مَسْجِدِنَا فَلَمَّا سَلَّمَ مِنْهَا قَالَ: ارْكَعُوا هَاتَیْنِ الرَّكْعَتَیْنِ فِی بُیُوتِکُمْ لِلسُّبْحَةِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ'' ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور ہماری مسجد میں مغرب کی نماز پڑھائی، سلام پھیرنے کے بعد مغرب کے بعد والی دو سنتوں کے بارے میں فرمایا: یہ دو رکعتیں اپنے گھروں میں پڑھا کرو۔'' (مسند الامام احمد:427/5، وسندہٗ حسنٌ)

6 عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاۃِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ تَطَوُّعِهِ؟ فَقَالَتْ: کَانَ یُصَلِّی فِی بَیْتِی قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا، ثُمَّ یَخْرُجُ فَیُصَلِّی بِالنَّاسِ، ثُمَّ یَدْخُلُ فَیُصَلِّی رَکْعَتَیْنِ، وَکَانَ یُصَلِّی بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ یَدْخُلُ فَیُصَلِّی رَکْعَتَیْنِ، وَیُصَلِّی بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ، وَیَدْخُلُ بَیْتِی فَیُصَلِّی رَکْعَتَیْنِ، وَکَانَ یُصَلِّی مِنَ اللَّیْلِ تِسْعَ رَکَعَاتٍ فِیهِنَّ الْوِتْرُ، وَکَانَ یُصَلِّی لَیْلًا طَوِیلًا قَائِمًا، وَلَیْلًا طَوِیلًا قَاعِدًا، وَکَانَ إِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَکَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ، وَإِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَکَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ، وَکَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّی رَکْعَتَیْنِ'' میں نے سیدہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل نماز کے بارے میں سوال کیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعات ادا فرماتے، پھر نکلتے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے، گھر واپس آ کر دو رکعتیں ادا فرماتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز پڑھاتے، واپس آ کر دو رکعتیں ادا فرماتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز پڑھاتے، گھر واپس آ کر دو رکعتیں ادا فرماتے، آپ رات کو وتر سمیت نو رکعات پڑھتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کا لمبا حصہ کھڑے ہو کر قیام فرماتے اور لمبا حصہ بیٹھ کر قیام فرماتے، جب آپ قرأت کھڑے ہو کر کرتے، تو رکوع وسجود بھی کھڑے ہو کر ہی کرتے اور جب قرات بیٹھ کر کرتے تو رکوع وسجود بھی بیٹھ کر کرتے، جب فجر طلوع ہوتی، تو دو رکعتیں ادا فرماتے۔'' (صحیح مسلم:730)

7 سیدنا عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ''سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا أَفْضَلُ؟ الصَّلَاةُ فِي بَيْتِي أَوِ الصَّلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ؟ قَالَ: أَلَا تَرَى إِلٰى بَيْتِي؟ مَا أَقْرَبَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَأَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ، إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَلَاةً مَكْتُوبَةً'' ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے یا مسجد میں نماز ادا کرنا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میرا گھر نہیں دیکھ رہے کہ وہ مسجد سے کتنا قریب ہے؟ فرض نماز کے علاوہ مجھے مسجد میں نماز پڑھنے سے گھر میں نماز پڑھنا زیادہ پسند ہے۔''

(سنن ابن ماجۃ:1378؛ شمائل الترمذی:298؛ مسند الامام احمد:342/4؛ وسندۂ حسنٌ)

اسی پر سلف صالحین صحابہ کرام اور تابعین عظام کا عمل ہے۔

نوافل دو دو رکعتیں ادا کرنا

دن کو نفل نماز دو دو رکعتیں کر کے پڑھنا مستحب ہے، البتہ رات کی نفلی نماز دو دو رکعتیں ہی ہیں، دلائل ملاحظہ ہوں۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى'' ''رات اور دن کی نماز دو دو رکعتیں ہیں۔''

(مسند الامام احمد:51,26/2، سنن أبی داوٗد:1295، وسندۂ حسنٌ)

معرفۃ علوم الحدیث لابی عبداللہ الحاکم (ص:۵۸) میں اس کا ایک شاہد بھی آتا ہے۔ سیدنا عبداللہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: "صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى يُرِيدُ بِهِ التَّطَوُّعَ" "رات اور دن کی نفل نماز دو دو رکعتیں ہیں۔" (السنن الکبریٰ للبیهقی 2/487، وسندہٗ حسنٌ)

دن کی نفلی نماز بھی نبی کریم ﷺ سے دو دو رکعتیں ہی ثابت ہیں، البتہ صحابہ کرام سے چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھنے کا ثبوت ملتا ہے۔

1. سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے: "اِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا ، لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِسَلَامٍ ، ثُمَّ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ أَرْبَعًا" "آپ رضی اللہ عنہ جمعہ سے پہلے چار رکعتیں ایک ہی سلام کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے، جمعہ کے بعد دو رکعتیں اور پھر چار رکعتیں ادا کرتے۔"

(شرح معانی الآثار للطحاوی:1/335، وسندہٗ صحیحٌ)

2. عبداللہ بن عون رحمہ اللہ کہتے ہیں: "سَأَلْتُ نَافِعًا عَنِ التَّطَوُّعِ بِالنَّهَارِ؟ فَقَالَ: أَمَّا أَنَا فَأُصَلِّي أَرْبَعًا فَذَكَرْتُهُ لِمُحَمَّدٍ ، فَقَالَ: أَلَيْسَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ؟ اِحْفَظْ" "میں نے نافع رحمہ اللہ سے دن کی نفلی نماز کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: میں تو چار رکعات پڑھتا ہوں، میں نے یہ بات محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا: کیا امام نافع رحمہ اللہ دو رکعتیں نہیں پڑھتے تھے؟ اس مسئلہ کو یاد کرلو۔"

(مصنف ابن أبی شیبة:2/273، وسندہٗ صحیحٌ)

3. سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: "كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَهِيَ الَّتِي يَدْعُو النَّاسُ الْعَتَمَةَ إِلَى الْفَجْرِ، إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ" "نماز عشا جسے لوگ "عتمہ" کہتے ہیں اور فجر کی نماز کے درمیان میں نبی کریم ﷺ گیارہ رکعت ادا کیا کرتے تھے، آپ ﷺ ہر دو رکعت کے درمیان سلام پھیرتے اور ایک وتر ادا کیا کرتے تھے۔" (صحیح مسلم:736)

لہٰذا جو لوگ رات کی نفلی نماز چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھنے کے قائل ہیں، ان کے پاس اس پر کوئی دلیل نہیں۔

نفلی نماز بیٹھ کر ادا کرنا

اس پر اجماع ہے کہ کھڑے ہونے کی قدرت وطاقت کے باوجود بیٹھ کر نوافل ادا کرنا جائز ودرست

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے، جیسا کہ حافظ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "وَهُوَ إِجْمَاعُ الْعُلَمَاءِ" "اس کے جواز پر علما کا اجماع ہے۔" (شرح صحیح مسلم: 15/6) البتہ اس پر اجر وثواب آدھا ہو جاتا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلَاةِ "بیٹھ کر نفلی نماز پڑھنے والے کو آدھا ثواب ملتا ہے۔" (صحیح مسلم: 735)

ہاں! خوب یاد رہے کہ عذر کی وجہ سے بیٹھ کر نوافل پڑھنے پر پورا ثواب ہی ملے گا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "لَا تَدَعْ قِيَامَ اللَّيْلِ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُهُ وَكَانَ إِذَا مَرِضَ أَوْ كَسِلَ صَلَّى قَاعِدًا" "نماز تہجد مت چھوڑ، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُسے نہیں چھوڑتے تھے، آپ جب بیمار یا تھکے ہوتے، تو بیٹھ کر پڑھ لیتے تھے۔"

(مسند الامام احمد: 249/6، سنن أبی داوٗد: 1307، مسند الطیالسی: 1519، وسندہٗ صحیحٌ)

کتاب وسنت کے دلائل کو سامنے رکھتے ہوئے نوافل کی چار صورتیں بنتی ہیں۔

1. کھڑے ہو کر نفل ادا کرے اور رکوع بھی کھڑے ہو کر ہی کرے۔
2. بیٹھ کر نفل ادا کرے اور رکوع بھی بیٹھے بیٹھے کرے۔
3. بیٹھ کر نفل ادا کرے، البتہ قرأت ختم ہوتے ہی کھڑے ہو کر رکوع کرے۔
4. بیٹھ کر نفل ادا کرے، البتہ کچھ قرأت بیٹھ کر اور کچھ کھڑے ہو کر کرے (یعنی دوران قرات کھڑا ہو جائے پھر قرأت مکمل کرنے کے بعد) کھڑے کھڑے رکوع کرے۔

فرض نماز کے بعد نوافل کس جگہ ادا کرے؟

جہاں فرض نماز ادا کی ہے، اسی جگہ سنتیں ادا ہو سکتی ہیں، البتہ جگہ بدل لے تو بھی درست ہے۔

جگہ تبدیل کرنے کے دلائل:

1. سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: "فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا بِذٰلِكَ، أَنْ لَا تُوصَلَ صَلَاةٌ بِصَلَاةٍ حَتّٰى نَتَكَلَّمَ أَوْ نَخْرُجَ" "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات کا حکم دیا ہے کہ ہم بات چیت کرنے یا (مسجد سے) باہر نکلنے سے پہلے ایک نماز کے ساتھ دوسری نماز نہ ملائیں۔"

(صحیح مسلم: 883)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

2 سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے: "يَتَقَدَّمُ أَوْ يَتَأَخَّرُ" آپ رضی اللہ عنہ (سنتیں) نماز والی جگہ سے آگے بڑھ کر یا پیچھے ہٹ کر ادا کرتے تھے۔" (مصنف ابن أبی شیبة:2/207، وسندهٗ صحیحٌ)

3 امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "لاَ يَتَطَوَّعُ حَتّٰى يَنْهَزَ خُطْوَةً ، أَوْ خُطْوَتَيْنِ" "سنتیں پڑھتے وقت ایک یا دو قدم آگے پیچھے ہو جائے۔" (مصنف ابن أبی شیبة2/208، وسندهٗ صحیحٌ)

4 ہشام بن عروہ بن زبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے: "كَانَ أَبِي إِذَا صَلَّى الْمَكْتُوبَةَ نَكَّبَ عَنْ مَكَانِهِ فَسَبَّحَ" "جب میرے والد فرض نماز پڑھ لیتے تو اُس جگہ سے تھوڑا ہٹ کر سنتیں ادا کرتے۔"

(مصنف ابن أبی شیبة2/208، وسندهٗ صحیحٌ)

فرضوں والی جگہ پر سنتیں ادا کرنے کے دلائل

1 نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے: "كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي فِي مَكَانِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الفَرِيضَةَ" "سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سنتیں اسی جگہ ادا کرتے تھے، جہاں فرض نماز پڑھتے تھے۔" (صحیح البخاری:848)

2 عبیداللہ بن عمر رحمہ اللہ سے روایت ہے: "رَأَيْتُ الْقَاسِمَ ، وَسَالِمًا يُصَلِّيَانِ الْفَرِيضَةَ ، ثُمَّ يَتَطَوَّعَانِ فِي مَكَانِهِمَا" "میں نے قاسم رحمہ اللہ اور سالم رحمہ اللہ کو دیکھا، انہوں نے فرض نماز ادا کی پھر اسی جگہ سنتیں پڑھیں۔" (مصنف ابن أبی شیبة:2/208، وسندهٗ صحیحٌ)

3 مطر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو فرض والی جگہ پر ہی سنتیں پڑھ لیتا ہے؟ تو فرمایا: "لاَ بَأْسَ بِهِ" "اس میں کوئی حرج نہیں۔"

(مصنف ابن أبی شیبة2/208، وسندهٗ صحیحٌ)

تنبیہ:

ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کے بارے میں مروی ہے: "إِنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ لِلإِمَامِ أَنْ يَتَطَوَّعَ فِي مَكَانِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْفَرِيضَةَ" "وہ امام کے لیے اس بات کو ناپسند کیا کرتے تھے کہ وہ فرض نماز والی جگہ سنتیں پڑھے۔" (مصنف ابن أبی شیبة:2/208، وسندهٗ صحیحٌ)

یہ قول بے دلیل ہے۔ کراہت دلیل شرعی سے ثابت ہوتی ہے، لہٰذا یہ قول ناقابلِ التفات ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس بارے میں ساری کی ساری مرفوع احادیث ضعیف اور غیر ثابت ہیں۔

سلف صالحین کے عمل سے ثابت ہوا کہ دونوں صورتیں جائز ہیں، فرضوں والی جگہ پر بھی سنتیں ادا کی جاسکتی ہیں اور اس جگہ سے ہٹ کر بھی جائز ہیں۔

فرض نماز کے متصل بعد سنتیں ادا کرنا

فرض نماز کے متصل بعد بغیر کلام کیے فوراً اُٹھ کر سنتیں وغیرہ پڑھنے پر شریعت ناپسندیدگی کا اظہار کرتی ہے۔عمر بن عطاء بن ابی الخوار رحمہ اللہ سے روایت ہے: 'اِنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَیْرٍ، أَرْسَلَهُ إِلَی السَّائِبِ ابْنِ أُخْتِ نَمِرٍ يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَآهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ :نَعَمْ، صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُورَةِ، فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قُمْتُ فِي مَقَامِي، فَصَلَّيْتُ، فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ، فَقَالَ:لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ، إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ، فَلَا تَصِلْهَا بِصَلَاةٍ حَتّٰى تَكَلَّمَ أَوْ تَخْرُجَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا بِذٰلِكَ، أَنْ لَا تُوصَلَ صَلَاةٌ بِصَلَاةٍ حَتّٰى نَتَكَلَّمَ أَوْ نَخْرُجَ'' ''نافع بن جبیر رحمہ اللہ نے انہیں نمر کے بھانجے امام سائب رحمہ اللہ کے پاس سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی نماز کے متعلق پوچھنے کے لیے بھیجا تو امام سائب رحمہ اللہ نے جواب دیا: ہاں! میں نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں ''مقصورہ'' میں جمعہ کی نماز پڑھی ہے، جب امام نے سلام پھیر لیا تو میں نے اُسی جگہ کھڑے ہو کر نماز (سنت) ادا کرلی۔ جب وہ آئے تو انہوں نے مجھے بلا کر کہا: تم نے جو کچھ کیا ہے دوبارہ نہ کرنا، جب تم جمعہ کی نماز ادا کرلو تو بات چیت کرنے یا اس جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے سے پہلے (سنت) نماز ادا نہ کرو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات کا حکم دیا ہے کہ ہم بات چیت کرنے یا (مسجد سے) باہر نکلنے سے پہلے ایک نماز کے ساتھ دوسری نماز نہ ملائیں۔'' (صحیح مسلم:883)

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''وَالسُّنَّةُ أَنْ يُفْصَلَ بَيْنَ الْفَرْضِ وَالنَّفْلِ فِي الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا بِقِيَامٍ أَوْ كَلَامٍ'' ''سنت یہ ہے کہ نماز جمعہ یا دوسری فرض اور نفل نماز کے درمیان اُٹھ کر یا باتوں کے ذریعے فاصلہ کرلیا جائے۔''

(الفتاویٰ المصرية ص:79)

© rasailojaraid.com